

کیا مال کے قدموں تلخ

جنت ہے؟

غَزْوَةُ حَزِيرٍ

اپنے مسلم معاشرہ میں یہ بات عام طور پر کہی اور سنی جاتی ہے کہ :
”جنت مال کے قدموں کے پیچھے ہے۔“

بعض علماء واعظین اور خطباء بھی ”الْجَنَّةُ تَحْتَ أَثَرِ الْأَمْهَاتِ“
(جنت مال کے قدموں کے پیچھے ہے) کا تذکرہ اپنی تصانیف اور پر نصائح وعظ و تلقائیر
میں بلا تکلف کرتے نظر آتے ہیں گویا یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ یہ مروجہ و مشہور
الفاظ کسی جید اور قابل اعتماد اسناد کے ساتھ مرفوعاً ثابت ہی نہیں ہیں۔ اس موضوع کی جتنی
روایات ذخیرہ احادیث میں موجود ہیں، شارحین حدیث نے ان کا یکساں معنی و مطلب بتایا
کیا ہے اور ان روایات کا محدثین کے نزدیک کیا مقام و مرتبہ ہے۔ یہ واضح کرنے کیلئے
یہ مختصر مضمون ہدیہ ناظرین ہے۔

زیر مطالعہ حدیث کا ایک مرفوع طریق اس طرح بیان کیا جاتا ہے :

”حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَطَاءٍ شَأْنُ أَبِي الْمَلِیحِ شَأْنُ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

اس کی تخریج ابن عدی نے کی ہے۔ علامہ شیخ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ
فرماتے ہیں کہ ابن عدی کے علاوہ عقیلی نے بھی الضعفاء میں بطریق موسیٰ بن محمد بن عطاء

لہ النکاح فی الضعفاء لابن عدی، ج ۱، ص ۳۲۵، طبع دار الفکر بیروت۔

کیا مال کے قدموں تلے جنت ہے؟

ابوالمعلج ثنا سمیع بن عن ابن عباس مرفوعاً روایت کی ہے۔ نیز عقیلیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث منکر ہے۔ لیکن تلاش بسیار کے باوجود کتاب الضعفاء البکیر للما فیہ جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی المکی کی ہر چار مجلدات میں یہ حدیث کہیں نہ مل سکی۔ غالباً علامہ موصوف کو اس سلسلہ میں سہو ہوا ہے۔ واللہ اعلم۔ البتہ حافظ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبیؒ (م ۴۸۰ھ) نے "میزان الاعتدال فی نقد الرجال" میں موسیٰ بن محمد بن عطاء کے ترجمہ میں اس حدیث کو بطور نمونہ نقل فرمایا ہے۔

علامہ بدیع الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الزکشیؒ (م ۹۴۴ھ) نے "الذیال المنشورہ فی الاحادیث المشہورۃ المعروف بالتذکرۃ فی الاحادیث المشہورۃ" میں حافظ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبد الرحمن السنائیؒ (م ۹۰۲ھ) نے "مقاصد الحسنہ فی بیان کثیر من الاحادیث المشہورۃ علی الاسانۃ" میں اور علامہ اسماعیل بن محمد الحبونی الجراحہ (م ۱۱۶۲ھ) نے "کشف الخفاء ومزيل الالباس عما اشتهر من الاحادیث علی السنیۃ النکستہ" میں حضرت ابن عباسؓ کے اس طریق کا تذکرہ کیا ہے اور ساتھ ہی اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث موضوع ہے۔

اگر مذکورہ بالا طریق کو فن رجال اور جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھا جائے، تو اس میں ایک آدمی موسیٰ بن محمد بن عطاء الدمیاطی المتقدسی البلقادی اتھائی مجروح نظر آئے گا جس کے متعلق علامہ عقیلیؒ فرماتے ہیں:

"تقات کی جانب منسوب کر کے موضوعات میں بواطیل بیان کرتا ہے۔"

ابن عدیؒ فرماتے ہیں:

"سارق الحدیث تھا۔"

محمد بن جہان بن احمد ابی قحط المیمی البستیؒ (م ۲۵۴ھ) فرماتے ہیں:

سلسلۃ الادب، الضعیفۃ والمرفوضۃ للالبانی ج ۲، ص ۵۹ طبع المکتب الاسلامی دمشق ۱۳۹۹ھ سے میزان الاعتدال للذہبی ج ۴، ص ۲۲۰ طبع دار المعرفۃ بیروت کے الذیال المنشورہ للزکشی ص ۱۹۳ طبع دار المکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۶ھ سے مقاصد الحسنۃ لسنائی ص ۱۶۹ طبع دار المکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۷۹ھ سے کشف الخفاء للحبونی ج ۱، ص ۴۱ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۹۸۵ھ کے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والمرفوضۃ للالبانی ج ۲، ص ۵۹۔

”ثقات پر احادیث گھڑا کرتا تھا اور اثبات کی جانب منسوب کر کے ایسی روایات بیان کیا کرتا تھا جن کی کوئی اصل نہ ہوتی تھی۔ اس سے کسی حدیث کی روایت کرنا اور اس کی کوئی حدیث لکھنا جائز نہیں ہے۔“
ابن ابی حاتمؒ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں :
”وہ کذاب دھوٹا تھا اور باطل لاتھا۔ موسیٰ بن سہل الرلیؒ کہتے ہیں کہ میں اس پر کو اہی دیتا ہوں کہ وہ جھوٹا تھا اور ابو زرؒ بھی اس کو جھوٹا بتاتے ہیں۔“
علامہ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر البیہقیؒ (م ۸۰۵ھ) کا قول ہے کہ ”متروک ہے۔“ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں :

”ابو زرہ اور ابو حاتمؒ نے اس کی تکذیب کی ہے۔“
حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النائی (م ۳۰۴ھ) کا قول ہے کہ ”ثقة نہیں ہے۔“
ام دارقطنیؒ وغیرہ نے اسے ”متروک“ بتایا ہے۔ علامہ برہان الدین طبریؒ (م ۸۴۱ھ) نے بھی امام ذہبیؒ، ابن حبّانؒ اور ابن عدیؒ کی آراء کو ہی پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں :

”یہ وہ شخص ہے جس کی تکذیب پر آئمہ کے کلمات کا اتفاق ہے اور اسی باعث امام ذہبیؒ نے اس کو ”تفادہ“ میں سے شمار کیا ہے۔“
علامہ ذہبیؒ نے میزان الاعتدال میں اس کی تین احادیث بطور نمونہ نقل کی ہیں جن میں سے ہر ایک پر کذب، دوسری پر باطل اور تیسری پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے
موسیٰ بن محمد بن عطاء کے تفصیلی ترجمہ کے لئے کتاب ”الضعفاء والمتروکون“ للدارقطنیؒ،
الضعفاء الکبیر للقیلیؒ، المخرج والتعديل لابن ابی حاتمؒ، کتاب مجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین لابن حبانؒ، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، میزان الاعتدال فی نقد الرجال للذہبیؒ،
لسان المیزان لابن حجر عسقلانیؒ، مجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیوران، مکشف الخیث عثمانی
ومی بوضع الحدیث للعلیمیؒ، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للبیہقیؒ، فہارس مجمع الزوائد للزغلول،
تنزیہ النسب لرفیع بن الاخبار، التلیعة الموضوع لابن عراق الکتا فیؒ اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفة
والموضوعة للالبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔“

۵۲۵ھ، الضعفاء الکبیر للقیلیؒ ج ۴، ص ۱۷۴ طبع دار الکتب (باقی حاشیہ صفحہ ۹ پر)

زیر مطالعہ حدیث کا ایک دوسرا مرفوع طریق اس طرح وارد ہوا ہے:

عن منصور بن المہاجر البزوری عن ابی النضر الأبار عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم

اسے تخریج البکر الشافعی نے "الرباعیات" میں، ابوالشیخ نے "الفتاویٰ" اور اپنی "تاریخ" میں، ثعلبی نے اپنی "تفسیر" میں، قضاوی نے "مسند الشہاب" میں خطیب نے اپنی "جامع" میں، علامہ مناوی نے "فیض القدير" میں، جلال الدین سیوطی نے "المجامع الصغیر" میں اور دولابی وغیرہ نے کی ہے، لیکن یہ طریق بھی منکر ہے۔

علامہ زکشی، علامہ شببانی اور علامہ سخاوی رحمہم اللہ بیان کرتے ہیں:

"ابو الفضل ابن طاہر الحافظ" کا قول ہے کہ اس روایت میں منصور اور

ابو النضر غیر معروف اوی موجود ہیں اور یہ حدیث منکر ہے۔

علامہ عجلونی فرماتے ہیں کہ:

"اس میں منصور اور ابو النضر غیر معروف اوی موجود ہیں۔"

علامہ محمد درویش حوت البیرونی فرماتے ہیں:

"اس میں مجہول راوی موجود ہیں، پس یہ منکر ہے۔"

(بقرہ حاشیہ گزشتہ صفحہ سے) العللیۃ بیروت ۴، ۱۹۸۰ء، المخرج والتعديل لابن ابی حاتم ج ۴، ص ۱۶۱، طبع حیة آباد دکن ۱۳۸۱ھ

کتاب جرحین لابن حبان ج ۲، ص ۲۴۲، طبع دارابازکتہ المکتبۃ - الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۶، ص ۲۳۴، ۲۳۵

میزان الاعتدال للذہبی ج ۴، ص ۲۱۹ - لسان المیران لابن حجر ج ۶، ص ۱۲۴، طبع سید آباد دکن ۱۳۲۹ھ، المجموع فی الضعفاء

والمزکین للبیرونی ج ۴، ص ۲۴۷، طبع دارالمنیر بیروت ۱۹۸۵ء - کشف الخیث العللی ص ۴۳۵، طبع احیاء التراث الاسلامی بیروت ۱۹۸۴ھ

مجمع الزوائد للشیخ ج ۱۰، ص ۱۰۸، طبع دارالکتب العربی بیروت ۱۹۸۲ء، جہاز س مجمل الزوائد للزغلول ج ۳، ص ۴۰، طبع دارالکتب

العلیۃ بیروت ۱۹۸۴ھ - تحفہ الشریع لابن عراق ج ۱، ص ۱۲۱، طبع دارالکتب العللیۃ بیروت ۱۹۸۱ء - سلسلۃ الاعادیث الضعیفۃ والموضوہ فی

۱۲۳، ص ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی منصور بن المہاجر کو تقریب التہذیب میں مستورؒ یعنی مجہول الحال لکھا ہے۔ علامہ محمد ناصر الدین الألبانی البوا فضل ابن الطاہر الحافظ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس عامریؒ کا اپنی شرح میں یہ فرمانا کہ یہ حسن ہے فی الواقع غیر حسن ہے۔" ۲۲

منہجہ بالاطریق ان راویوں یعنی منصور بن المہاجر البزوری اور البوا نظر الآبار کے لئے مقاصد الحسنۃ للسخاویؒ ص ۱۷۹، اللالی المنثورۃ للزکشیؒ ص ۱۹۲، ۱۹۳، تہذیب الطیب من النجیث فیابہ ودر علی السنۃ الناس من الحدیث للحافظ عبدالرحمن بن علی بن محمد بن عمر التیبانی السامی الازہریؒ (م ۴۲۲ھ) ص ۷۵، کشف الخفا للعلفونیؒ ج ۱ ص ۴۰۱ اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوۃ للألبانی ج ۲ ص ۵۹ وغیرہ کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

تنبیہ:

حضرت انس بن مالکؓ کے اس طریق کے متعلق بعض علماء (مثلاً دہلیؒ، زکشیؒ، سخاویؒ، عجلونیؒ اور سیوطیؒ وغیرہ) کو یہ وہم ہوا ہے کہ اس کی تخریج اہم مسلمؒ نے بھی کی ہے، لیکن واقعہ یہ ہے کہ اہم مسلمؒ نے اس کی تخریج نہیں فرمائی ہے، جہاں تک مذکورہ بالا علماء کا اس کی تخریج کو اس رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرنے کا تعلق ہے، تو وہ ایک بڑی خطا ہے جس کا سبب محض بلا تحقیق دہلیؒ کی تقلید کرنا ہے۔ علامہ محمد درویش السحوت بیروتیؒ فرماتے ہیں:

"جس نے اس کی تخریج کو اہم مسلمؒ کی جانب منسوب کیا تو اس نے بھل گئے کیا۔"

شیخ الاسلام علامہ حافظ ابن تیمیہؒ نے "احادیث القصاص" میں اس حدیث کو بلا سند نقل فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

باقی حاشیہ گذشتہ صفحہ سے: مختلفہ المراتب لموت میر تقیؒ ج ۱ ص ۱۷۹، دار الکتب العربیہ بیروت ۱۹۸۳ء، تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج ۲ ص ۱۷۹، دار العربیہ بیروت ۱۹۷۵ء، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوۃ للألبانی ج ۲ ص ۵۹، اللالی المنثورۃ للزکشیؒ ص ۱۹۲، مقاصد الحسنۃ لسناد ص ۱۷۹، کشف الخفا للعلفونیؒ ج ۱ ص ۴۰۱، الدر المنثورۃ فی الاحادیث الشہرۃ للبیہقیؒ ص ۱۷۹، جامعۃ المسک المصطط لربیع ۱۹۸۳ء، اشی الخائب لموت میر تقیؒ ج ۱ ص ۱۷۹، دار القصاص للزکشیؒ ص ۱۷۹، مجمع المکتب الاسلامی بیروت ۱۹۸۵ء۔

میں اس حدیث کو بانٹا ڈنٹا بت مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ نہیں جانتا، بلکہ حضرت ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرفوع حدیث اس طرح روایت کی ہے: **أَلُو الدُّرِّ أَوْ سَطَّ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَأَضَعُ ذَلِكَ الْبَابُ أَوْ أَحْفَظُهُ**ؕ

علامہ مرعی بن یوسف الکرمیؒ نے "الفوائد الموضوعة فی الاحادیث الموضوعة" میں اور علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانیؒ نے "حفظہ اللہ" نے ضعیف الجامع الصغیرؒ اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعةؒ میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے اسے غیر ثابت اور قطعاً ناقابل اعتماد بلکہ موضوع قرار دیا ہے۔

اس ضمن میں معاویہ بن جاحمہ السلمیؒ کا ایک مشہور واقعہ ہمیں زیر مطالعہ حدیث **الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأَمْهَاتِ** سے مستغنی کر دیت ہے۔ کتب احادیث میں یہ واقعہ اس طرح مذکور ہے:

الرَّخَصَةُ فِي التَّخْلُفِ لِمَنْ لَكَ وَالِدَةٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوُثَّاقُ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّاجَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَلَاحَةَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ صَلَاحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَبَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ حَبَاهِمَةَ حَبَّأَ إِلَى الشَّيْءِ

لہ منہ طبع السی حدیث ۹۸۱ سند احمد ج ۵، ص ۹۷، ۱۹۸ ج ۶ ص ۴۴۵، طبع المطبعة البیروتیہ بصرہ ۱۳۱۳ھ سنن ابن ماجہ حدیث ۲۰۸۹، ۲۶۶۲، طبع المطبعة المکیہ بصرہ ۱۳۱۳ھ۔ مستدرک للحاکم ج ۳ ص ۱۹۷ ج ۲ ص ۱۵۲، شکل الآثار للطحاوی ج ۲، ص ۱۵۸۔ منہ جمیدی حدیث ۲۹۵۔ جامع الترمذی منہ تخریج الاعوذی المبارک کوری ج ۳ ص ۱۱۶، طبع دہلی ۱۳۳۳ھ صحیح ابن حبان حدیث ۲۰۲۳، تاریخ لابن عساکر ج ۱ ص ۱۵۳، فیض القادی ج ۲ ص ۲۷۱، طبع مصطفیٰ محمد بصرہ ۱۳۳۳ھ الترغیب والترہیب لہندی ج ۳، ص ۱۳۷۔ ریاض الصالحین من کلام یتیم المسلمین لابی زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی (م ۶۷۶ھ) ص ۱۹۷ منہ مستند منہل العرفان، رسالۃ فی زیوالالدین لہام ابن الجوزی حدیث ۲۵ شکوۃ المصاحیح مع تنقیح الروایۃ ج ۳ ص ۳۲۸، وکافی فی الفرائد والریج المینور تفسیر المستدرک للذہبی وشعب الایمان بطبعی وسلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی ج ۲ ص ۷۱۷-۷۱۹ وغیرہ۔ الفوائد الموضوعة لکرمی ص ۹۳، طبع دار العربیۃ بیروت ۲۸ ضعیف الجامع الصغیر للالبانی ج ۳ ص ۷۶، طبع المکتب الاسلامی بکشمیر ۱۳۹۵ھ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُو
وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرَكَ فَقَالَ هَذَا لَكَ مِنْ أُمِّهِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَالْزُمُهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا“^۱۔
”معاویہ بن جاہم السلمی روایت کرتے ہیں کہ جاہم بنی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا : یا رسول اللہ ! میں غزوہ میں شرکت
کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ کے پاس شہدہ کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ آپ
میں دریاہت فرمایا : کیا تیری کوئی ماں (زندہ) ہے ؟ انہوں نے جواب
دیا۔ ہاں، تو آپ نے فرمایا : پس اس کا التزام کر، کیونکہ جنت اس
کے قدموں کے نیچے ہے۔“

اس حدیث کی تخریج امام حاکم نے اپنی مستدرک علی الصحیحین میں، امام نسائی
نے اپنی سنن میں، طبرانی نے اپنی معجم میں، امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں، امام
ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں کی ہے خطیب التبریزی
نے مشکوٰۃ المصابیح میں، علامہ ذہبی نے تخیض المستدرک میں، علامہ منذری نے الترغیب
الترہیب میں، علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں، علامہ شیبانی نے تمییز الطیب
میں، علامہ سخاوی نے مقاصد الحسنیہ میں، علامہ عجلونی نے کشف الخفا میں اور علامہ محمد ناصر الدین
الآلبانی حفظہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ میں اس حدیث کو وارد کیا اور اس
کی تصحیح و توقیر کی ہے۔

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں :

”طبرانی کے رجال ثقات ہیں۔“

حاکم فرماتے ہیں :

”سنن نسائی مع التعلیقات الضعیفۃ ج ۲ ص ۴۸، طبع المکتبۃ السلفیۃ لاہور“ المستدرک علی الصحیحین للحاکم ج ۲ ص ۱۵۱
”بیہقی ج ۱ ص ۳۳۳ سنن نسائی مع التعلیقات الضعیفۃ ج ۲ ص ۴۸-۴۹“ العجم للطبرانی ج ۱ ص ۲۷۵“ مشکوٰۃ المصابیح
”منہج الرادۃ ج ۳ ص ۳۳۰ طبع مجلس العالی السنن لاہور ۱۹۸۳“ الترغیب والترہیب لمندری ج ۳ ص ۲۱۶“ مجمع الزوائد
”بیہقی ج ۸ ص ۱۳۸“ تمییز الطیب للشیبانی ص ۷۵“ مقاصد الحسنیۃ للسخاوی ص ۱۷۹“ کشف الخفا
”عجلونی ج ۱ ص ۱۴۱“ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للآلبانی ج ۲ ص ۵۹

کیا ہاں کے قدموں تلے جنت ہے

۳۸۱

محدث جلد ۱۹ عدد ۷

”یہ صحیح الاسناد ہے، لیکن شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔“
علامہ ذہبی نے تخیض السنہ کے میں حاکم کی تصحیح سے اتفاق کیا ہے۔ علامہ منذری نے بھی اس کی توفیر کی ہے۔ شیخ محمد ناصر الدین الألبانی فرماتے ہیں :
”انشار السنہ با اس کی سند ہے۔“

لیکن علامہ محمد درویش الحوت، علامہ اسماعیل عجلونی، علامہ سخاوی اور علامہ شیبانی السنہ حاکم کی تصحیح نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ :
”اس حدیث میں اضطراب موجود ہے جس کے باعث اس پر تعقب کیا گیا ہے۔“

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیث ”أَلْبَنِي تَحْتَ أَقْدَامِ الْأَنْبِيَاءِ“ ان مشہور الفاظ کے ساتھ اسناد ثابت مرفوعہ مروی نہیں، بلکہ ”موضوع“ ہے۔ اس مفہوم کی جس دوسری حدیث کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا معنی و مطلب مشہور آئمہ اور شارحین حدیث میں سے امام ابن تیمیہ، علامہ زرکشی، ابن حجر عسقلانی، علامہ شیبانی، علامہ سخاوی، علامہ عجلونی اور صاحب التلخیصات السیفیہ علی سنن النسائی محمد عطار اللہ ضعیف وغیرہم اللہ کے نزدیک ہے :

”اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ ماؤں کی خدمت و تواضع، ان کی اُمت و فرمانبرداری، ان کی رضا کا حصول، ان کی خواہش پر اپنی خواہشات کا اشارہ اور ان کی عدم مخالفت (بجز خلاف شرع باتوں کے) یا اس جیسے اور دوسرے کام اولاد کے لئے جنت میں دخول کا سبب ہیں۔“ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

وَإِخْرَجُوا عَنْ آيَةِ الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْمَلَأُوا

عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

محدث خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

اہل قلم حضرات! مفنا میں کاغذ کے ایک طرف خوشخط لکھیں۔ شکریہ !

محدث میں © rasalojaraid.com